Monthly
Safarti Tarjuman
Lahore
A Premier Urdu & English Language Magazine for News and Diplomatic affairs in Pakistan.
Volume 14, • Issue No. 168, • Month: Aug. 2024

ماہنامہ پاکستان میں خبروں اور سفارتی امور کیلئے اردو اور انگریزی زبان کا ایک بہترین میگزین

لاہور

سفارتی ترجمان

رہبر ایران بمقابلہ نو منتخب صدر

سعودی عرب نے فیفا ورلڈ کپ 2034 کی میزبانی کا اعلان کر دیا

غلاف کعبہ کی تبدیلی میں خواتین کی شمولیت

انٹرنیشنل فورم برائے ریلیجس ٹورازم کی

23 ویں سالانہ

دو روزہ ٹورازم کانفرنس

خلیجی ممالک کے تاجروں کیلئے ویزا فری انٹری

حماس سربراہ اسماعیل ہانیہ کی شہادت

ایرانی سیکورٹی حکام کی ناکامی، عرب حکمرانوں کی خاموشی سوالیہ نشان

Dewan® Foods
Proud of Kashmir
Symbol of Standard
MIX PICKLE
MIXED PICKLE
Garam Masala
Turmeric Powder
Red Chilly Powder
Qasuri Methi
STRONG
Tikka Masala Mix
Biryani Masala Mix
Qorma Masala Mix
Fish Masala Mix
Mango Jam
Apple Jam
Mixed Fruit Jam
Daily Juice
APPLE
STRAWBERRY
GUAVA
FRUIT PUNCH
MANGO
ORANGE
Classic Mayo
DOUBLE REFINED IODIZED SALT
TABLE SALT
Tomato Ketchup
Chilli Garlic Sauce

Monthly
Safarti Tarjuman
Lahore
A Premier Urdu & English Language Magazine
for News and Diplomatic affairs in Pakistan.

پاکستان میں خبروں اور سفارتی امور کیلئے اردو اور انگریزی زبان کا ایک بہترین میگزین
ماہنامہ
سفارتی ترجمان
لاہور
جلد نمبر 14 • شمارہ نمبر 168 • ماہ اگست 2024

نمبر شمار	فہرست مضامین	صفحہ نمبر
01	رہبر ایران بمقابلہ نو منتخب صدر	04
02	سعودی عرب نے فیفا ورلڈ کپ 2034 کی میزبانی کا اعلان کر دیا	06
03	126 ممالک کیلئے پاکستان کا مفت اور 24 گھنٹے میں آن لائن ویزہ	07
04	اسلامی تاریخ میں پہلی بار غلاف کعبہ کی تبدیلی میں خواتین کی شمولیت	08
05	انٹرنیشنل فورم برائے رئیلچس ٹورازم کی 23 ویں سالانہ دوروزہ ٹورازم کانفرنس	10
06	حماس سربراہ اسماعیل ہانیہ کی شہادت، ایرانی سیکورٹی کی ناکامی، عرب حکمرانوں کی خاموشی	12

چیف ایڈیٹر
سید فرزند علی

ایڈیٹر
محمد آصف بیگ

ڈپٹی ایڈیٹر
عشرت یاسمین

جوائنٹ ایڈیٹر
سلیم عباس

لیگل ایڈوائزر
ایڈووکیٹ
مرزا عبدالرشید جرال

مارکیٹنگ ایگزیکٹیو
حافظ محمد شفیق

www.safartitarjuman.com

Safarti Tarjuman | @SafartiTarjuman | Safarti Tarjuman | Safarti Tarjuman
Safarti Tarjuman | Safarti Tarjuman | @SafartiTarjuman

قیمت شمارہ: پاکستان 300 روپے ☆ یورپ 3 امریکی ڈالر ☆ متحدہ عرب امارات 10 درہم

پبلشر: سید فرزند علی
پرنٹر: ملک عبید محمد پرنٹر

ہیڈ آفس: گلی نمبر 5 بلاک (A) اسلام پورہ عقب گورنمنٹ ٹیچنگ ہسپتال شاہدرہ لاہور۔ پاکستان
فون: 03004620893 & 03214124042
ای میل: info@safartitarjuman.com safarti.tarjuman@gmail.com

رپورٹ: سید فرزند علی

رہبرِ ایران بمقابلہ نومنتخب صدر

نومنتخب صدر مسعود پزشکیان عالمی قوتوں کے ساتھ تعمیری اور مصالحانہ رویہ اپنانے کے حامی جبکہ رہبر ایران آیت اللہ خامنہ ای مغربی ممالک بارے سخت موقف رکھتے ہیں

دسمبر1979ء کے انقلاب ایران کو سخت گیر تبدیلی کے طور پر دیکھا جاتا ہے ایران کے سپریم لیڈر آیت اللہ روح اللہ موسوی خمینی (امام خمینی) کے انقلاب کے بعد ایران کو سخت گیر مذہبی پالیسیوں کے مطابق چلایا گیا اور ملک کی بھاگ دوڑ علماء کے ہاتھ میں آ گئی جن کے بعض سخت فیصلوں کی وجہ سے دنیا بھر میں ایران کو سخت تنقید کا سامنا کرنا پڑتا تھا امام خمینی کی 4 جون 1989 میں رحلت کے بعد ایران میں موجود قدامت پسند اور سخت گیر حکمرانوں کے خلاف آوازیں اٹھے لگی 1990 کی دہائی سے اب تک ایران میں کئی حکومت مخالف تحریکیں چلی ہیں جنھیں جبر سے دبا دیا گیا۔ پچھلی دو دہائیوں کے دوران اصلاح پسند قوتوں کو بھی سیاسی کریک ڈاؤن کا سامنا رہا اور کئی اصلاح پسند رہنما جیل بھی کاٹ چکے ہیں 1997 سے 2005 تک اصلاح پسند ایران میں برسرِ اقتدار بھی رہے اس کے بعد وہ 2013 سے 2021ء تک صدر حسن روحانی کی مخلوط حکومت کا بھی حصہ رہے۔ اس دوران انہوں نے متعدد سخت قوانین کے خاتمے کی بھی کوشش کی لیکن وہ کامیاب نہ ہوسکے کیونکہ آج بھی ملکی معاملات میں اصل کنٹرول رہبر ایران کے پاس ہوتا ہے جو کہ سخت گیر قدامت پسندانہ پالیسیوں کو ایران کیلئے درست سمجھتے ہیں۔

آیت اللہ خامنہ ای 1979ء کے انقلاب کا حصہ تھے اور 1989 سے وہ ریاست کے رہبر اعلیٰ ہیں ایرانی آئین کے مطابق تمام اہم فیصلوں کا اختیار رہبرِ اعلیٰ کے پاس ہے ایران کے اہم مراکز جیسے کہ رہبرِ اعلیٰ کے دفتر، شوریٰ نگہبان، پاسدارن انقلاب اور سپریم نیشنل سکیورٹی کونسل براہ راست رہبر ایران کو جواب دہ ہوتی ہے اور صدر ایران کا ان پر براہ تاست کوئی کنٹرول نہیں ہوتا اب ایک بار پھر اصلاح پسند شخصیت مسعود پزشکیان کی صورت میں ایران میں برسر اقتدار آئی ہے ایرانی رہبر کی توثیق کے بعد نومنتخب ایرانی صدر مسعود پزشکیان نے باضابطہ حلف اٹھالیا ہیا ور حلف برداری کی تقریب میں پاکستان سمیت کئی ممالک کے وفود نے اظہار یکجہتی کے طور پر شرکت کی تھی۔

ایرانی صدر مسعود پزشکیان کی جیت کو ایران میں روشن خیالی کی طرف تبدیلی کے طور پر دیکھا جا رہا ہے جو ایران میں موجود سخت گیر قوانین کی شدید مخالفت کرتی ہے اور بعض قوانین کو انسانی حقوق کے متصادم کے طور پر دیکھتی ہے ایران کے دو مختلف مراحل کے انتخابات کے بعد بلاآخر سخت گیر اور قدامت پسند صدارتی امیدوار سعید جلیلی کو شکست دے کر اصلاح پسند لیڈر مسعود پزشکیان صدر منتخب ہو گئے

امیدوار سعید جلیلی کو شکست دے کر اصلاح پسند لیڈر مسعود پزشکیان صدر منتخب ہوگئے وہ اپنی انتخابی مہم میں پہلے ہی واضح کر چکے تھے کہ ان کی پالیسیاں مغرب اور مشرق مخالف نہیں ہونگی اپنی انتخابی مہم کے دوران نومنتخب صدر مسعود پزشکیان نے سابق صدر رئیسی کی ایران کو روس اور چین کے قریب لے جانے کی پالیسیوں کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا تھا کہ ملک کو اقتصادی بحران سے نکالنے کا واحد راستہ مغرب کے ساتھ بات چیت کے ذریعے جوہری مسئلہ ہے ان کی انتخابی مہم کے دوران ایران کے رہبرِ اعلیٰ آیت اللہ خامنہ ای کا بیان سامنے آیا جس میں ان کا کہنا تھا کہ جن لوگوں کو لگتا ہے کہ امریکہ کے ساتھ دوستانہ تعلقات استوار کر کے ملک کو خوشحالی کی راہ پر گامزن کیا جا سکتا ہے وہ خوابوں کی دنیا میں رہ رہے ہیں۔

اصلاح پسند ایرانی صدر اور رہبر ایران کے درمیان پالیسی اختلافات اکثر دیکھنے کو ملتے ہیں۔ ایران کا سیاسی نظام ایک پیچیدہ توازن پر مبنی ہے جہاں صدر اور رہبر کے اختیارات مختلف ہوتے ہیں، اور ان کے نظریات اور مقاصد بھی اکثر مختلف نظر آتے ہیں اصلاح پسند صدور عام طور پر بین الاقوامی تعلقات میں زیادہ تعمیری اور مصالحتی رویہ اپنانے کی کوشش کرتے ہیں جبکہ خاص طور پر مغربی ممالک اور امریکہ کے ساتھ تعلقات کے معاملے میں رہبر آیت اللہ خامنہ ای اکثر زیادہ سخت گیر اور قدامت پسند موقف اختیار کرتے ہیں۔

اصلاح پسند صدور معاشی اصلاحات اور بین الاقوامی سرمایہ کاری کی حمایت کرتے ہیں تا کہ معیشت کو مستحکم کیا جا سکے۔ رہبر اور قدامت پسند دھڑے عموماً خود کفالت اور داخلی وسائل پر انحصار کی پالیسی پر زور دیتے ہیں اصلاح پسند صدور سماجی آزادیوں اور شہری حقوق میں اضافہ کرنے کے حامی ہوتے ہیں جبکہ رہبر اور قدامت پسند عناصر اسلامی اصولوں اور قدیم روایات کی سخت پاسداری پر زور دیتے ہیں رہبر آیت اللہ خامنہ ای اور ان کے حامی عام طور پر داخلی سیکورٹی کو مضبوط بنانے اور حکومتی نگرانی کو بڑھانے کے حامی ہوتے ہیں جبکہ اصلاح پسند اس میں نرمی اور شفافیت لانے کی کوشش کرتے ہیں اس بارے مثال بھی دی جاتی ہیں

کہ سابق اصلاح پسند صدر حسن روحانی نے جوہری معاہدے (JCPOA) کی حمایت کی، جبکہ رہبر علی خامنہ ای اور قدامت پسند حلقے اس معاہدے کے حوالے سے مشکوک رہے اور امریکہ پر عدم اعتماد کا اظہار کیا سابق صدر محمد خاتمی نے سماجی آزادیوں اور بین الاقوامی تعلقات میں بہتری کے لیے کام کیا، لیکن ان کی پالیسیاں رہبر اور قدامت پسند حلقوں کی مخالفت کی وجہ سے مکمل طور پر نافذ نہیں ہو سکیں۔ یہ اختلافات ایرانی سیاسی منظر نامے کا حصہ ہیں اور مختلف صدر اور رہبر کے ادوار میں مختلف شکلوں میں سامنے آتے رہتے ہیں عوام کے اندر بھی اسطرح کے اخلافات سامنے آتے ہیں بعض عوام اصلاح پسند پالیسیوں کے حامی ہوتے ہیں جو بین الاقوامی تعلقات میں بہتری اور اقتصادی استحکام کو ترجیح دیتے ہیں، جبکہ کچھ قدامت پسند نظریات کی حمایت کرتے ہیں جو ایران کی خود مختاری اور روایتی اقدار کی پاسداری پر زور دیتے ہیں۔

نومنتخب صدر مسعود پزشکیان بھی عالمی قوتوں کے ساتھ تعمیری اور مصالحانہ رویہ اپنانے کے حامی ہیں وہ بین الاقوامی تعلقات میں بہتری، معاشی پابندیوں کے خاتمے اور عالمی تجارت میں ایران کی شمولیت کو ترجیح دیتے ہیں۔ وہ جوہری معاہدے کی بحالی اور اس پر عمل درآمد چاہتے ہیں تا کہ ایران کو اقتصادی پابندیوں سے نجات مل سکے اور بین الاقوامی تجارت کو فروغ دیا جا سکے۔

عالمی برادری کے ساتھ تعلقات میں توازن قائم کرنا اور ان کی حمایت حاصل کرنا ضروری ہوتا ہے لیکن یہ اسوقت تک ممکن نہیں ہے جب تک رہبر ایران آیت اللہ خامنہ ای اور موجودہ صدر ایک نکتہ پر اکٹھے نہیں ہوتے ایرانی صدر کیلئے رہبر ایران کی مخالفت کرنا ایران کے سیاسی نظام میں مشکل ہے رہبر ایران کے پاس اہم اداروں پر کنٹرول ہوتا ہے، جن میں عدلیہ، مسلح افواج، اور اہم سلامتی کے ادارے شامل ہیں رہبر کے پاس وسیع اختیارات ہوتے ہیں اور ان کے فیصلے اکثر حتمی ہوتے ہیں۔ قانونی اور عملی طور پر ان کی مخالفت کرنا محدود ہوتا ہے یہ تمام عوامل نومنتخب ایرانی صدر مسعود پزشکیان کو اپنی پالیسیوں کو نافذ کرنے میں مشکلات کا سامنا کرنے پر مجبور کر سکتے ہیں۔

سعودی عرب نے فیفا ورلڈ کپ 2034 کی میزبانی کا اعلان کر دیا

رپورٹ: سیّدہ فیضہ فاطمہ

سعودی عرب نے فیفا ورلڈ کپ 2034 کی میزبانی کا اعلان کر دیا اس سلسلے میں سعودی عرب کے ولی محمد بن سلمان نے مملکت کی امیدواری کی توثیق کر دی ہے۔ سعودی وزیر برائے کھیل شہزادہ عبدالعزیز بن ترکی بن فیصل السعود اور سعودی عرب فٹ بال فیڈریشن کے صدر یاسر المسحل کی قیادت میں ایک وفد کاغذات جمع کرانے کی تقریب میں مملکت کی نمائندگی کرے گا بولی کیلئے کاغذات جمع کروانے کی مدت رواں سال کے آخر دسمبر میں ختم ہونے والی ہے جب فیفا جنرل اسمبلی کے اجلاس کے دوران فیفا ورلڈ کپ 2034 کے میزبان ملک کا باضابطہ اعلان کرے گا۔

سعودی وزیر کھیل، اولمپک اور پیرا اولمپک کمیٹی کے چیئرمین شہزادہ عبدالعزیز بن ترکی بن فیصل اور سعودی فٹ بال فیڈریشن کے صدر یاسر المسحل نے فیفا ورلڈ کپ 2034 کی میزبانی کے متعلق سعودی عرب کے ولی عہد اور وزیر اعظم شہزادہ محمد بن سلمان بن عبدالعزیز آل سعود کو بریفنگ دی جس پر سعودی ولی نے وزارت کھیل کو مبارکباد پیش کی تھی اس موقع پر شہزادہ عبدالعزیز بن ترکی بن فیصل نے خادم حرمین شریفین شاہ سلمان بن عبدالعزیز آل سعود اور ولی عہد اور وزیر اعظم شہزادہ محمد بن سلمان بن عبدالعزیز آل سعود کی کھیل کی سرگرمیوں کی حمایت پر ان کا شکریہ ادا کیا۔ جن کی سرپرستی اور حمایت سے اس اہم عالمی اہمیت کے حامل شعبے کو عالمی پذیرائی حاصل ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مملکت کی دانش مند قیادت کی رہ نمائی، سرپرستی اور حمایت کی وجہ سے مملکت میں دیکھی جانے والی معیاری اور ممتاز ترقی نے کھیلوں کے بہت سے بین الاقوامی مقابلوں کا مرکز بنا دیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس امیدواری کے ساتھ ہم غیر معمولی ایونٹ کے انعقاد کی میزبانی کے لیے پرعزم ہیں جو ملک میں ٹورنامنٹ کی تاریخ میں پہلی بار 48 ٹیموں کو جمع کرنے کا اعزاز حاصل کرے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ، "اس عالمی فٹ بال ایونٹ کی میزبانی کے سعودی عرب کے عزائم کی ولی عہد کی طرف سے براہِ راست نگرانی ان کے عزم کا اظہار کرتی ہے کہ ویژن 2030 کے مطابق سعودی کھیل کے مستقبل کو بلند کریں اور اعلیٰ ترین سطح پر مقابلہ کرنے کے قابل کھلاڑیوں کی نسل کی پرورش کرنے میں مدد کریں۔ ہم دنیا کے سامنے اپنی قوم کی تمام شعبوں میں انقلابی تبدیلی ظاہر کرتے رہیں گے جو ہماری نوجوان اور متحرک آبادی پیش کر سکتی ہے اور یہ کہ ہمارے پاس دنیا کے سب سے بڑے کھیلوں کے مقابلوں کی میزبانی کرنے کی صلاحیتیں ہیں۔"

126 ممالک کیلئے پاکستان کا مفت اور 24 گھنٹے میں آن لائن ویزہ

خلیجی ممالک کے تاجروں کیلئے ویزا فری انٹری

حکومت پاکستان کے اس فیصلے سے زرمبادلہ میں اضافہ اور سیاحت کو فروغ ملے گا،تیسرے ممالک کا پاسپورٹ رکھنے والے سکھ یاتری بھی ویزا آن ارائیول کی سہولت سے فائدہ اٹھاسکیں گے۔

رپورٹ: محمد آصف بیگ

پاکستان نے خلیجی ممالک کے تاجروں کیلئے ویزا فری انٹری اور126 ممالک کے تاجروں اور سیاحوں کیلئے مفت اور 24 گھنٹے کے اندر آن لائن ویزے کے اجراء کا اعلان کردیا اسکا فیصلہغیر ملکی سرمایہ کاری، کاروباری سرگرمیوں اور سیاحت کوفروغ دینے کیلئے کیا گیا اس سے پاکستان میں معاشی استحکام اور زرمبادلہ کے ذخائر میں بھی اضافہ ممکن ہے پاکستان کی وزارت داخلہ نے کچھ برس قبل بھی تقریباً 50 ممالک کے شہریوں کیلئے ویزوں میں سہولت کی نئی پالیسی کا اعلان کیا تھا لیکن پھر بھی پاکستان کے پڑوسی ملکوں کے تاجروں کوویزے کے اجراء کیلئے کئی مسائل کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔

گذشتہ دنوں وزیراعظم محمد شہبازشریف کی زیر صدارت ہونے والے کابینہ کے اجلاس میں وزارت خارجہ کی بریفنگ کے بعد126 ممالک کے سیاحوں اور تاجروں کیلئے ویزا جاری کرنے کی فیس مفت کرنے اور خلیجی ممالک کے تاجروں کیلئے ویزافری انٹری کی منظوری دی گئی۔

وزیر اعظم محمد شہباز شریف نے یہ بھی اعلان کیا کہ اسلام آباد، کراچی اور لاہور ایئرپورٹس پر الیکٹرانک گیٹس کا ای سسٹم نافذ کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ویزا پالیسی میں نرمی سے معاشی استحکام اور زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافہ ہوگا۔ وزیراعظم نے کہا کہ پاکستان کے مقدس مقامات اور گلگت بلتستان سمیت شمالی علاقہ جات سیاحوں کیلئے جنت تصور کیے جاتے ہیں اسی طرح تیسرے ممالک کے پاسپورٹ رکھنے والے سکھ یاتریوں کیلئے ویزا آن ارائیول سہولت کے تحت ذیلی زمرہ کی منظوری دی گئی ہے، جس کا مقصد مذہبی سیاحت کو فروغ دینا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نئی ویزا نظام کے نفاذ کی نگرانی کیلئے وزارت داخلہ میں ایک ڈیش بورڈ قائم کیا جائے گا۔ یہ ڈیش بورڈ ویزہ فری انٹری، بزنس ویزا کی فہرستوں، اور آمد پر سیاحتی ویزوں کی نگرانی کرئے گا اور باقاعدہ جائزہ رپورٹس فراہم کرئے گا۔

اسلامی تاریخ میں پہلی بار

غلاف کعبہ کی تبدیلی میں خواتین کی شمولیت

سعودی حکومت کے وژن 2030 کے تحت خواتین کو مختلف شعبوں میں شمولیت دینے اور ان کی اہمیت کو تسلیم کرنے کی پالیسی کا حصہ ہے
وژن 2030 سعودی عرب کا ایک طویل مدتی منصوبہ ہے جس کا مقصد ملک کی معیشت کو متنوع بنانا اور خواتین کی شمولیت کو بڑھانا ہے

رپورٹ: ڈاکٹر عشرت یاسمین

غلاف کعبہ کی تبدیلی ایک اہم مذہبی اور ثقافتی عمل ہے جو اسلامی تاریخ اور روایت میں اہم مقام رکھتا ہے۔ غلاف کعبہ، جسے کسوہ بھی کہا جاتا ہے، کا عمل مختلف اسلامی ادوار میں مختلف طریقوں سے انجام دیا گیا حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیل علیہم السلام خانہ کعبہ کی تعمیر کی اور اسے ایک مخصوص کپڑے سے ڈھانپا تھا بعدازاں مختلف ادوار میں غلاف کعبہ کی تبدیلی میں اصلاحات لائی جاتی رہی عباسی دور میں غلاف کعبہ کی تبدیلی باقاعدہ ائک عمل بن گیا اور پہلی بار خانہ کعبہ کو ریشم کے غلاف میں ڈھانپا گیا پھر اگلے دور حکومت میں غلاف کعبہ میں سفید اور سرخ رنگ کا استعمال کیا گیا جدید دور میں سعودی عرب کی حکومت نے غلاف کعبہ کی تبدیلی کے عمل کو مزید منظّم کیا ہر سال 9 ذوالحجہ کو، غلاف کعبہ کی تبدیلی کی تقریب منعقد ہوتی اس موقع پر پرانا غلاف اتار کر نیا غلاف چڑھایا جاتا ہے۔ یہ عمل انتہائی احترام اور عقیدت کے ساتھ انجام دیا جاتا ہے۔

رواں سال سعودی عرب کے حکمران، خادم حرمین شریفین شاہ سلمان بن عبدالعزیز اور ولی عہد محمد بن سلمان کی حکومت نے غلاف کعبہ کی تبدیلی بارے دو فیصلے کئے جس میں اہم فیصلہ غلاف کعبہ کی تبدیلی 9 ذوالحجہ کی بجائے ہر سال نئے اسلامی سال کے آغاز یکم محرم الحرام کو تبدیل کیا جائے گا غلاف کعبہ کی تبدیلی کے عمل میں خواتین ملازمین کی شرکت بھی یقینی بنائے جائے گی خواتین ملازمین کے غلاف کعبہ کی تبدیلی کے عمل میں شمولیت سعودی عرب کے وژن 2030 کے تحت خواتین کو مختلف شعبوں میں شمولیت دینے اور ان کی اہمیت کو تسلیم کرنے کی پالیسی کا حصہ ہے۔ وژن 2030 سعودی عرب کا ایک طویل مدتی منصوبہ ہے جس کا مقصد ملک کی معیشت کو متنوع بنانا اور خواتین کی شمولیت کو بڑھانا ہے۔

خواتین کی غلاف کعبہ کی تبدیلی میں شمولیت پر عمومی طور پر سعودی عرب اور بین الاقوامی سطح پر کوئی خاص اعتراض نہیں ہوا۔ اس فیصلے کو زیادہ تر مثبت طور پر دیکھا گیا اور اسے سعودی عرب کی اصلاحات اور وژن 2030 کے تحت خواتین کو زیادہ حقوق اور مواقع دینے کے تناظر میں سراہا گیا سعودی عرب کی حکومت نے خواتین کی شمولیت کو اپنی اصلاحاتی پالیسیوں کا حصہ بنایا ہے اور اس اقدام کو خواتین کی مساوی حقوق کی طرف ایک اہم قدم سمجھا گیا ہے۔ اس سلسلے میں عوامی اور مذہبی حلقوں سے بڑی حد تک مثبت ردعمل

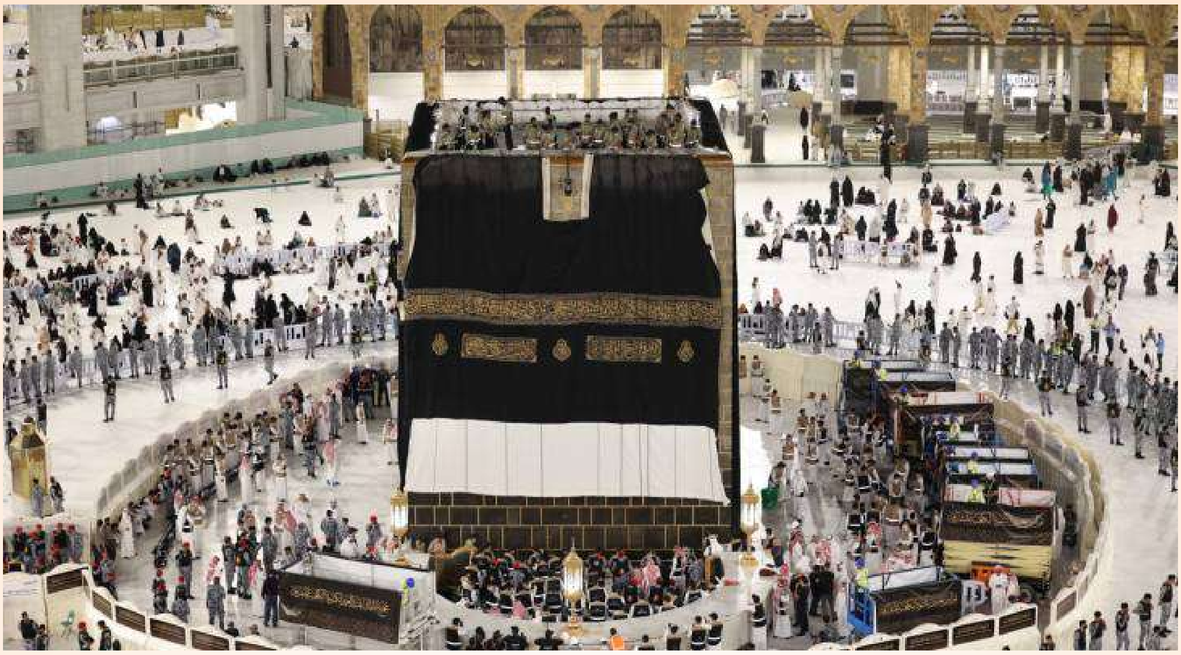

موصول ہوا۔اگرچہ بعض قدامت پسند حلقوں کی جانب سے کچھ تحفظات اور اعتراضات ہو سکتے ہیں، مگر مجموعی طور پر اس اقدام کو بڑے پیمانے پر قبولیت ملی اور اس کی تعریف کی گئی۔

سعودی عرب میں چند سال قبل تک خواتین صرف گھریلو کام کاج میں مصروف ہوتی تھی ان کے گاڑی چلانے ،نوکری اور کاروبار کرنے سمیت متعدد امور کی انجام دہی پر سختی سے پابندی تھی لیکن ولی عہد محمد بن سلمان کے اقتدار میں آنے کے بعد سعودی عرب کی پالیسی میں کئی تبدیلیاں رونما ہوئی اس میں ایک بڑی تبدیلی خواتین پر متعدد پابندیوں کا خاتمہ اور انہیں مختلف شعبوں میں شرکت کی اجازت دینا ہے۔

سعودی عرب کے حکمران، خادم حرمین شریفین شاہ سلمان بن عبدالعزیز اور ولی عہد محمد بن سلمان کے دور میں سعودی عرب میں خواتین کو مختلف شعبوں میں شمولیت اور حقوق کی فراہمی کیلئے کئی اہم اصلاحات کی گئی ہیں۔ان میں جون 2018 میں خواتین کو گاڑی چلانے کی اجازت دی گئی، جس سے وہ خود مختاری سے اپنی نقل وحرکت کرسکتی ہیں اس کے بعد متعدد مواقع پر خواتین کو کھیلوں کے میدانوں میں جانے اور کھیلوں کے ایونٹس میں شرکت کی اجازت دی گئی ہے۔خواتین کو سیاحتی ویزے حاصل کرنے اور تنہا سفر کرنے کی اجازت دی گئی۔خواتین کو سعودی عرب کی مسلح افواج میں شمولیت کی اجازت دی گئی۔خواتین کو بغیر مرد سرپرست کی اجازت کے کاروبار شروع کرنے اور چلانے کی اجازت دی گئی۔مختلف سرکاری اور نجی شعبوں میں خواتین کی ملازمت کے مواقع میں اضافہ کیا گیا ہے، اور انہیں اعلیٰ عہدوں پر تعینات کیا جا رہا ہے۔خواتین کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے اور بیرون ملک تعلیم کے مواقع فراہم کیے گئے ہیں۔خواتین کو قانونی مسائل میں زیادہ خودمختاری دی گئی ہے، مثلاً پاسپورٹ حاصل کرنے اور سفر کرنے کے لیے مرد سرپرست کی اجازت کی ضرورت ختم کر دی گئی ہے۔خواتین کو مختلف ثقافتی اور تفریحی تقریبات میں شرکت کی اجازت دی گئی ہے، جیسے سینما،تھیٹر،اور میوزک کنسرٹس۔

یہ اصلاحات سعودی عرب کے وژن 2030 کے تحت کی گئی ہیں، جس کا مقصد ملک کی معیشت کو متنوع بنانا، سماجی اصلاحات کو فروغ دینا، اور خواتین کو معاشرتی اور اقتصادی میدانوں میں زیادہ شمولیت دینا ہے۔

انٹرنیشنل فورم برائے ریلیجس ٹورازم کی

23 ویں سالانہ

دوروزہ ٹورازم کانفرنس

سعودی عرب اور پاکستان کی 56 سے زائد ٹورازم کمپنیوں کی شرکت، ٹریول ایجنٹس نے براہ راست سعودی کمپنیوں کے ساتھ معاہدے کئے

رپورٹ: سیّد احمد علی

انٹرنیشنل فورم برائے ریلیجس ٹورازم کی 23ویں سالانہ ٹورازم کانفرنس لاہور میں منعقد ہوئی جس میں سعودی عرب اور پاکستان کی 56 سے زائد ٹورازم کمپنیوں کے مرکزی ذمہ داران نے ذاتی حیثیت سے شرکت کر کے شرکاء کانفرنس کو اپنی خدمات کے حوالے سے آگاہی دی حج آرگنائزرایسوسی ایشن آف پاکستان (ہوپ) کے تعاون سے منعقدہ دوروزہ کانفرنس کا افتتاح وفاقی وزیر مذہبی امور و بین المذاہب ہم آہنگی چودھری سالک حسین اور ہوپ کے سرپرست و پاکستان علماء کونسل کے چیئرمین حافظ محمد طاہر محمود اشرفی نے کیا اس موقع پر چودھری سالک حسین اور حافظ محمد طاہر محمود اشرفی کا کہنا تھا کہ ریلیجس ٹورازم نمائش سے قومی و بین الاقوامی سطح پر ریلیجس ٹور ازم کو فروغ ملے گا اور اس سلسلے میں زائرین کو بہتر سے بہتر سہولیات فراہم کی جائیں گی انہوں نے کہا کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان مختلف مذاہب کے ماننے والوں کا ملک ہے ، یہاں کئی مذاہب کے مقدس مقامات ہیں، سکھ، بدھ مت ، ہندو اور دیگر مذاہب کے مقدس مقامات موجود ہیں جن کی زیارت کیلئے ان مذاہب کے ماننے والے دنیا کے کونے کونے سے پاکستان کا رخ کرتے ہیں، ان زائرین کیلئے سفری سہولیات ، قیام و طعام وغیرہ کی بہترین سہولیات کو یقینی بنانا اس نمائش کے بنیادی مقاصد میں شامل ہے۔

انٹرنیشنل فورم برائے ریلیجس ٹورازم کی 23ویں سالانہ کانفرنس میں ملک بھر سے ہزاروں چھوٹی بڑی کمپنیوں سے وابستہ ٹریول ایجنٹس نے شرکت کی تھی اور براہ راست سعودی کمپنیوں کے ساتھ عمرہ پیکج اور ہوٹل بکنگ کیلئے معاہدے کئے سعودی عرب سے آنے والی کمپنیوں نے بھی لاہور میں منعقدہ کانفرنس پر حکومت پاکستان اور حج آرگنائزرایسوسی ایشن آف پاکستان (ہوپ) کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس امید کا اظہار کیا کہ اسطرح کی کانفرنسیں پاکستان کے دیگر بڑے شہروں میں بھی منعقد کی جائیں گی۔

بلاشبہ مسلمانوں کیلئے سب سے بڑی عبادت حج اور عمرہ ہے جس کی ادائیگی کیلئے ٹریول گروپس کی خدمات حاصل کی جاتی ہیں جو سعودی عرب سفر کیلئے ائیر ٹکٹ، ہوٹل میں قیام و طعام اور مقدس زیارتوں کیلئے گائیڈ اور ٹرانسپورٹ کی سہولیات فراہم کرتے ہیں اس کے علاوہ ایران، عراق ،شام اور ترکی سمیت

متحدہ عرب امارات ،ملائیشیاء، تھائی لینڈ، مالدیپ، چین اور دیگر ممالک کی سیر وتفریح اور مذہبی زیارتوں کیلئے بھی ٹریول گروپس کی خدمات ہی حاصل کی جاتی ہیں پاکستان میں چھوٹی بڑی کمپنیوں کے سینکڑوں ٹریول گروپس کام کررہے ہیں ان میں سے بعض ٹریول گروپس کے براہ راست متعلقہ ممالک میں دفاتر موجود ہیں اور بعض چھوٹے ٹریول گروپس دوسرے ممالک میں موجود ٹریول گروپس کے ذریعے سہولیات حاصل کرتے ہیں بعض اوقات طے شدہ سہولیات کی عدم فراہمی کی شکایات بھی سامنے آتی ہیں لیکن اس کی اصل وجوہات سستے کے لالچ میں غیر رجسٹرڈ افراد سے بکنگ کروانا ہوتا ہے جو بڑے بڑے دعوے تو کرتے ہیں لیکن سہولیات فراہم نہیں کرسکتے جس پر حجاج کرام کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے اب سعودی حکومت کی جانب سے بھی انتہائی سخت قوانین سامنے آئے ہیں تمام ٹریول ایجنٹس عمرہ یا حج کیلئے جانے والے مسافر کو ہر طرح کی سہولیات تحریری شکل میں جاری کریں گے جس کے بعد اگر کوئی ٹریول ایجنسی طے شدہ سہولیات فراہم نہیں کرتی تو اس کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

دوسری طرف رواں سال پاکستان میں حج آرگنائزرز ایسوسی ایشن آف پاکستان (ہوپ) کی درخواست پر پاکستان علماء کونسل کے چیئرمین حافظ محمد طاہر محمود اشرفی نے ہوپ کی سرپرستی کرتے ہوئے سعودی حکومت اور پاکستانی وزارت مذہبی امور کے درمیان پل کا کردار ادا کیا گذشتہ سالوں میں کروڑوں روپے رشوت دے کر حج آرگنائزرز ایسوسی ایشن آف پاکستان (ہوپ) وزارت مذہبی امور کے ساتھ جو معاہدے کرتی تھی رواں سال حافظ محمد طاہر محمود اشرفی کی وجہ سے ایک روپیہ بھی خرچ کئے بغیر خوش اسلوبی سے طے پائے گئے۔

رواں سال 2024ء میں ہوپ پاکستان کے ساتھ رجسٹرڈ نجی کمپنیوں کے ذریعے 80 ہزار سے زائد حجاج کرام نے حج کی سعادت حاصل کی تھی اس سال سرپرست حافظ محمد طاہر محمود اشرفی نے ہوپ میں خود احتسابی سیل قائم کیا تاکہ بطور ادارہ ہوپ بھی نجی کمپنیوں کے ذریعے جانیوالے حجاج کی مانیٹرنگ کرے اور طے شدہ سہولیات کی عدم دستیابی کی صورت میں خود بھی نجی کمپنی کے خلاف نا صرف کارروائی کرے بلکہ اسے بلیک لسٹ میں شامل کیا جائے تاکہ وہ دوبارہ مقدس فریضے کیلئے جانیوالے حجاج کو پریشان نہ کرسکے۔

حماس سربراہ اسماعیل ہانیہ کی شہادت

ایرانی سیکورٹی حکام کی ناکامی، عرب حکمرانوں کی خاموشی سوالیہ نشان

اسرائیل اور فلسطین کے درمیان جنگ بندی کا معاملہ پھر لٹک گیا ایران نے بھی اسرائیل پر حملے کا اعلان کردیا

رپورٹ: سید فرزند علی

حماس سیاسی ونگ کے سربراہ اسماعیل ہانیہ کو تہران میں شہید کردیا گیا ایرانی حکومت نے غیر ملکی مہمان حماس سربراہ اسماعیل ہانیہ کے قتل کی ذمہ داری دہشت گرد اسرائیل پر عائد کی ہے اور اسرائیل نے قتل کی ذمہ داری کو تاحال قبول نہیں کیا جبکہ امریکہ نے بھی سہولت کاری کے ایرانی الزام کی تردید کی ہے۔

حماس سیاسی ونگ کے سربراہ اسماعیل ہانیہ ایران کے نومنتخب صدر تقریب حلف برداری میں شرکت کیلئے تہران میں موجود تھے اور تقریب میں شرکت کے بعد ایرانی حکومت کی طرف سے مہمانوں کیلئے مختص خصوصی گیسٹ میں اپنے گارڈ کے ہمراہ ٹھہرے ہوئے تھے کہ رات گئے ان کے قتل کی اطلاع مل گئی تاہم سیکورٹی ادارے ابھی تک یہ تصدیق نہیں کرسکے کہ اسماعیل ہانیہ کا قتل کسطرح کیا گیا؟ کچھ اطلاعات دی گئی کہ ان کی رہائشگاہ پر میزائل حملہ کیا گیا اگر میزائل کے ذریعے حملہ کیا گیا تو وہ کس ہمسایئے ملک کی سرزمین سے چلایا گیا؟ وہ میزائل دفاعی نظام سے کیسے بچ گیا؟ اگر میزائل ایران کے اندر سے داغا گیا تو اسکی سہولت کاری کس نے کی تھی؟ جبکہ دوسری اطلاع مل رہی ہے کہ گیسٹ ہاؤس کے جس کمرے میں غیر ملکی مہمان اسماعیل ہانیہ نے قیام کیا تھا وہاں ان کی آمد سے قبل ریموٹ بم نصب کردیا گیا تھا اور ٹارگٹ کی تصدیق کے بعد دھماکہ کردیا گیا جس کے نتیجے میں حماس سربراہ اوران کا گارڈ وسیم ابوشعبان موقع پر ہی شہید ہوگئے غیر ملکی مہمانوں کیلئے مختص گیسٹ ہاؤس کی حفاظت سپاہ پاسداران انقلاب کے پاس تھی اتنی سخت ترین سیکورٹی میں کمرے کے اندر بم کیسے نصب کیا جاسکتا ہے؟ یا پھر

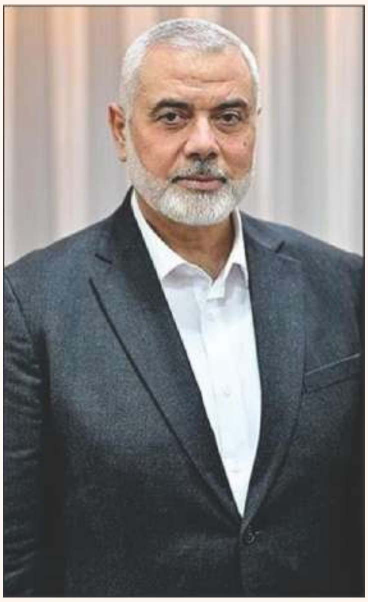

پاسداران انقلاب کے سیکورٹی اہلکاروں نے اسرائیلی ایجنٹوں کا کردار ادا کیا جنہوں نے اسماعیل ہانیہ کو شہید کرنے کیلئے بم نصب کیا اور ان کے قیام کے دوران درست ٹائمنگ میں دھماکہ کیا؟ یہ وہ تمام سوالات ہیں جسکا ابھی ایران کی جانب سے کوئی جواب نہیں دیا گیا۔

ایرانی حکومت کی جانب سے یہ کہہ دینا کافی نہیں ہے کہ اسماعیل ہانیہ کی شہادت کے پیچھے اسرائیل کا ہاتھ ہے؟ کیا اسرائیلی فوجیوں نے گھس کر ایران کے اندر کاروائی کی ہے یقیناً مقامی لوگوں کو استعمال کیا گیا لیکن ایرانی حکومت نے غیر ملکی مہمان کی حفاظت میں ناکامی پر کسی بھی سیکورٹی ذمہ دار کے خلاف کاروائی نہیں کی ہے۔

حماس سیاسی ونگ کے سربراہ اسماعیل ہانیہ کی شہادت امت مسلمہ کیلئے بہت بڑا نقصان ہے وہ چٹان کی طرح قابض اسرائیل کے خلاف کھڑے تھے ان کی شہادت پر ایرانی سیکورٹی حکام کی ناکامی کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا ایرانی حکومت کو چاہیے تھا کہ وہ فوری طور پر ناکامی کے ذمہ داران سیکورٹی افسران کو حراست لے کر تفتیش کرتے ہوئے اسرائیلی ایجنٹوں کو گھر کے اندر سے تلاش کرتے اور انہیں نشان عبرت بناتے۔

پاکستان اور ایران سمیت کئی اسلامی ممالک میں اسماعیل ہانیہ کی شہادت پر یوم سوگ منایا گیا پاکستان کی پارلیمنٹ میں مذمتی قرارداد بھی منظور کی گئی اور ملک بھر میں قابض اسرائیل کے خلاف مظاہرے بھی کئے گئے ملائیشیاء، ترکیہ ،چین، روس اور متعدد ممالک کی طرف سے بھی اسماعیل ہانیہ کے قتل کی مذمت کی گئی اقوام متحدہ کے اجلاس میں تشویش کا اظہار کیا لیکن عرب حکمرانوں کی طرف سے خاموشی حیران کن ہے جنہوں نے اسماعیل ہانیہ کی شہادت پر کوئی ردعمل جاری نہیں کیا۔

ایرانی حکومت نے اسماعیل ہانیہ کی ایران میں شہادت کا اسرائیل سے بدلہ لینے کے اعلان کیا ہے اس کیلئے وہ کیا لائحہ عمل اختیار کرتے ہیں ابھی اس بارے کچھ نہیں کہا جاسکتا تاہم آنے والے دنوں میں اسرائیل اور فلسطینیوں کے درمیان جنگ بندی کے کوئی آثار نظر نہیں آرہے۔